اونٹ اور خچر بھی دہشت گرد ہیں

جاوید چودھری

فاق المدارس، پاکستان میں موجود دینی مدرسوں کا بورڈ ہے، پاکستان کے نو ہزار مدرسے اس بورڈ سے منسلک ہیں، اس وقت ان مدارس میں پانچ لاکھ طالب علم دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں، ۲۷ دسمبر ۲۰۰۱ء کو صدر جناب پرویز مشرف نے اس بورڈ کے اکابرین کے ساتھ ملاقات کی، ملاقات کا ایجنڈہ وہ غیر ملکی طلبہ تھے جو پاکستانی مدرسوں میں زیر تعلیم ہیں، اس ملاقات میں صدر نے فرمایا: "مدارس میں زیر تعلیم غیر ملکی طالب علموں کو حکم دیں کہ وہ پاکستان میں موجود اپنے سفارتخانوں سے رابطہ کریں، جن جن طالب علموں کے بارے میں سفارتخانے این او سی جاری کر دیا" آپ انہیں تعلیم دیں اور جو طالب علم این او سی حاصل نہ کر سکیں، آپ انہیں اپنے ادارے سے نکال دیں" وفاق المدارس نے صدر کی تجویز سے اتفاق کیا اور واپس جا کر تمام مدرسوں کو خط لکھ دیا، اس وقت پاکستان میں ڈیڑھ ہزار کے قریب غیر ملکی طالب علم تھے، ان میں سے اکثریت نے اپنے اپنے سفارتخانے سے این او سی حاصل کر لیے، وفاق المدارس نے یہ این او سی وزارت داخلہ میں جمع کرا دیئے، جن طالب علموں نے این او سی جمع نہیں کرائے انہیں ۲۰۰۲ء میں ڈی پورٹ کر دیا گیا، اسی سال وفاق المدارس نے فیصلہ کیا جب تک حالات بہتر نہیں ہوتے پاکستانی مدرسوں میں غیر ملکی طالب علموں کو داخلے نہیں دیئے جائیں گے۔ چنانچہ ۲۰۰۲ء سے ۲۰۰۵ء تک پاکستان کے کسی مدرسے میں کسی نئے غیر ملکی طالب علموں کو داخلہ نہیں دیا گیا، اتوار کے روز میں نے وفاق المدارس کے سیکریٹری جنرل قاری محمد حنیف جالندھری صاحب کو فون کیا، آپ پاکستان کے پانچ وفاق المدارس کی تنظیم "اتحاد تنظیمات مدارس دینیہ پاکستان" کے رابطہ سیکریٹری بھی ہیں، میں نے ان سے پوچھا حکومت کا کہنا ہے اس وقت پاکستانی مدارس میں ۱۴۰۰ غیر ملکی طالب علم ہیں، غیر سرکاری ادارے ان کی تعداد ۳۵۰۰ بتاتے ہیں، آپ کے ریکارڈ کے مطابق کتنے طالب علم ہیں، جالندھری صاحب نے فرمایا: حکومت کے پاس پرانے اعداد و شمار ہیں پاکستان میں ۲۰۰۲ء میں ۱۴۰۰ طالب علم تھے، ہم نے پچھلے تین برسوں میں نئے طالب علموں کو داخلے نہیں دیئے لہٰذا ان میں سے بے شمار طالب علم اپنی تعلیم مکمل کر کے واپس جا چکے ہیں۔ ہمارے پاس اب صرف پانچ سے لے کر چھ سو تک غیر ملکی طالب علم ہیں، یہ تمام طالب علم باقاعدہ ویزہ لے کر پاکستان آئے ہیں، ان کے سفارتخانوں نے انہیں این او سی دے رکھے ہیں، یہ این او سی وزارت داخلہ میں جمع ہیں اور پورے پاکستان میں کسی جگہ ان طالب علموں کے خلاف کوئی شکایت درج نہیں، یہ طالب علم پاکستان کے قوانین اور ضابطوں کے اندر رہ کر تعلیم حاصل کر رہے

ہیں اور ہمیں اس کی اجازت ۲۰۰۲ء میں صدر پاکستان نے دی تھی۔

برصغیر پاک وہند کے مدارس پچھلے اڑھائی سو سال سے دنیا بھر کے طالب علموں کا مرکز چلے آ رہے ہیں جب پاکستان بنا تو تعلیم حاصل کرنے کی یہ روایت اس خطے میں منتقل ہوگئی، پچھلے ۵۷ برسوں میں دنیا کے ۴۰ اسلامی ممالک کے ہزاروں لاکھوں طالب علموں نے پاکستانی مدارس سے تعلیم حاصل کی، لیکن گیارہ ستمبر کے بعد پاکستانی مدارس پر برا وقت آ گیا، مدارس کے خلاف کریک ڈاؤن شروع ہوا، غیر ملکی طالب علموں کی چھان بین کا آغاز ہوا جس کے ردعمل میں مدارس نے غیر ملکی طالب علموں کو داخلے دینا بند کر دیئے، ہماری اس پالیسی کا فائدہ بھارت نے اٹھایا۔ ۲۰۰۲ء تک بھارت میں ۹۱۱ دینی مدارس تھے اور ان میں ۱۲۲۳ غیر ملکی طالب علم پڑھتے تھے بھارتی حکومت نے مدارس کی انتظامیہ کو نئے مدرسے بنانے کی تحریک دی، بھارت اس وقت دنیا کا واحد غیر اسلامی ملک ہے جو مدرسہ بنانے کے لیے بلا سود قرضہ دیتا ہے اور جس میں دنیا کے کسی بھی ملک کا، کوئی بھی طالب علم محض ۲۱۰۰ روپے جمع کرا کے کسی بھی مدرسے میں داخلہ لے سکتا ہے، بھارتی حکومت کی اس پالیسی کے نتیجے میں صرف تین برسوں میں بھارت میں اڑھائی ہزار نئے مدرسے بنے جن میں اس وقت ایک لاکھ کے قریب غیر ملکی طالب علم پڑھ رہے ہیں، بھارت میں صرف ایران کے پچاس ہزار طالب علم ہیں، ان طالب علموں کی بنیاد پر بھارت نے او آئی سی میں ممبر شپ کی درخواست دے رکھی ہے، بھارت کا موقف ہے دنیا میں سب سے زیادہ مسلمان بھارت میں آباد ہیں اور اس کے مدرسوں میں سب سے زیادہ غیر ملکی مسلم طالب علم ہیں لہٰذا ہمیں او آئی سی کا ممبر بنایا جائے، پاکستان کی پالیسیوں کے باعث اب دنیا جہان کے مسلمان طالب علم بھارت کا رخ کر رہے ہیں اور بھارت کے زعماء ان طالب علموں کو بنیاد بنا کر دعویٰ کر رہے ہیں ''اسلام، مسلمان اور مدرسے جس قدر بھارت میں محفوظ ہیں اتنے پاکستان سمیت دنیا کے کسی اسلامی ملک میں نہیں''۔

بھارت کے بعد برطانیہ اور امریکہ ایسے غیر اسلامی ممالک ہیں جن میں مدارس کو نہ صرف قانونی حیثیت حاصل ہے بلکہ حکومت انہیں مالی معاونت بھی دیتی ہے، امریکہ میں اس وقت ۸۴۳ مساجد، ۱۶۵ مدرسے اور ۴۲۶ اسلامی تنظیمیں ہیں، امریکہ میں ۸۰ لاکھ مسلمان ان تنظیموں سے وابستہ ہیں، ان ۱۶۵ مدرسوں میں ہزاروں کی تعداد میں غیر امریکی طالب علم پڑھ رہے ہیں اور حکومت کو ان پر کوئی اعتراض نہیں، برطانیہ میں اس وقت پندرہ بڑے مدارس ہیں، ان مدارس میں ۱۳ ایسے مدرسے بھی شامل ہیں جنھیں وہ اسلامی تنظیمیں یا تحریکیں چلا رہی ہیں جن پر اسلامی ممالک نے پابندی لگا رکھی ہے، برطانیہ میں ان مدرسوں کو مالی امداد دینے والے لوگوں اور اداروں کو حکومت ٹیکس میں چھوٹ تک دیتی ہے، ان مدرسوں میں بھی غیر ملکی طالب علم پڑھتے ہیں اور حکومت نے آج تک اس پر کوئی اعتراض نہیں کیا، امریکہ اور برطانیہ ان اداروں اور ان اداروں میں زیر تعلیم طالب علموں پر اعتراض بھی نہیں کر سکتے کیوں کہ یہ ممالک اقوام متحدہ کے چارٹر کے پابند ہیں، اقوام متحدہ کہتی ہے تعلیم دنیا کے تمام بچوں کا بنیادی حق ہے اور دنیا کے تمام لوگ اپنے مذہب، اپنے نظریئے اور اپنی روایات کے مطابق اپنے بچوں کو تعلیم دے سکتے ہیں، امریکہ اور برطانیہ جانتے ہیں اگر وہ اسلامی مدرسوں پر پابندی

لگائیں گے تو انہیں یہودیوں اور عیسائیوں کے مذہبی اسکول بھی بند کرنا پڑیں گے اور وہ فی زمانہ یہ افورڈ نہیں کر سکتے۔

یہ عجیب بات ہے بھارت ہو، برطانیہ ہو یا امریکہ، وہاں مدرسے بھی چل رہے ہیں اور ان مدرسوں میں ہر سال سینکڑوں غیر ملکی طالب علم داخلے بھی لیتے ہیں لیکن حکومتوں نے آج تک ان کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی، جب کہ پاکستان کے مدرسے اور ان مدرسوں میں زیر تعلیم ۵۰۰ غیر ملکی طلبہ پوری دنیا کو چبھ رہے ہیں جب کہ ان طلبہ اور ان مدرسوں کا نائن الیون سے کوئی تعلق تھا اور نہ ہی سیون سیون سے، امریکہ اور برطانیہ میں ہونے والی دہشت گردی کے کسی ملزم نے پاکستان کے کسی مدرسے میں تعلیم حاصل نہیں کی تھی، یہ عجیب بات ہے ایک کام امریکہ، برطانیہ اور بھارت میں جائز ہے لیکن وہ پاکستان میں ناجائز ہے، امریکی اور برطانوی مدرسے صحیح ہیں اور پاکستانی مدرسے غلط ہیں، اگر یہ سلسلہ اسی طرح چلتا رہا تو مجھے خطرہ ہے کسی دن امریکہ اور برطانیہ پاکستانی مسجدوں پر بھی انگلی اٹھا دیں گے، وہ شلوار قمیض اور مسواک کو بھی دہشت گردی قرار دیں گے وہ شہد اور کھجور پر بھی پابندی لگوا دیں گے اور وہ اونٹ اور خچر کو بھی دہشت گرد قرار دے کر انہیں دنیا کے امن کے لیے خطرہ ثابت کر دیں گے، مجھے لگتا ہے اگر کبھی امریکہ اور برطانیہ نے خچروں، اونٹوں، کھجوروں، شہد اور مسواک کے بارے میں ایسا سوچنا شروع کیا تو پاکستان دنیا کا پہلا ملک ہوگا جو اس نوعیت کی دہشت گردی کے خلاف عالمی اتحاد کا حصہ بنے گا۔

☆☆☆

سیرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درخشاں پہلو

جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے کان میں کوئی سرگوشی کرتا تو سر مبارک کو اس کے سامنے سے جدا نہ فرماتے جب تک کہ وہ خود اپنی بات کہہ کر منہ نہ ہٹا لیتا۔ اگر کوئی مصافحہ کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مبارک ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کے ہاتھ سے اپنا ہاتھ نہ نکالتے جب تک کہ وہ خود ہاتھ کو نہ چھوڑ دیتا۔ جب کوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بات کرنے کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رخ کرتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اس کی طرف متوجہ ہو جاتے اور اپنے مبارک چہرہ کو اس کی طرف سے نہ پھیرتے جب تک کہ وہ خود اپنے منہ کو نہ پھیر لیتا۔ جب کوئی نیا لباس پہن کر حاضرِ خدمت ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تعریف کرتے اور فرماتے حسنة حسنة بہت خوب بہت خوب اور پھر فرماتے ابل واخلق تمہیں استعمال کرنا نصیب ہو۔ اگر کسی کی نازیبا حرکت دیکھتے تو اس کا نام لے کر اس کو تنبیہ نہیں فرماتے بلکہ عمومی صورت میں فرماتے کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ ایسا ایسا کرتے ہیں۔ راستہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی کسی سے ملاقات ہوتی تو پہلے خود سلام کرنے کی کوشش کرتے۔ جب کسی کو کوئی پیغام بھیجتے تو سلام ضرور کہلواتے۔ جب کسی کا سلام آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہنچتا تو سلام پہنچانے والے کے ساتھ سلام لانے والے کو بھی سلام کا جواب دیتے اور یوں فرماتے علیك وعلی فلان سلام۔ کہ تجھ پر اور اس پر سلام ہو۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک جسم یا لباس سے کوئی شخص چیز (تنکا، جالا، مٹی وغیرہ) دور کرتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کا شکریہ ان دعائیہ کلمات سے ادا کرتے "مسح اللہ عنك ماتکرہ" اللہ تعالیٰ تم سے بھی تمہاری ناگوار چیزوں کو دور فرمائے۔ اگر کسی کا نام معلوم نہ ہوتا تو یا ابن عبداللہ۔ اے اللہ کے بندے کے بیٹے کہہ کر پکار لیا کرتے۔ اگر کوئی ضرورت مند حاضر خدمت ہوتا تو جب تک وہ خود اٹھ کر نہ چلا جاتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کی مروت کی وجہ سے خود نہیں اٹھتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی کسی گفتگو کرنے والے کی بات کو نہیں کاٹتے ہاں اگر وہ حق کے خلاف بات کرتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو منع کر دیتے یا خود اٹھ کھڑے ہوتے۔ کوئی دوست ہدیہ پیش کرتا تو قبول فرما لیتے مگر اس کا بدلہ اتارنے کی بھی کوشش کرتے۔ ملاقات کے وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی مصافحہ کرتے، کبھی معانقہ بھی کرتے اور کبھی پیشانی پر بوسہ بھی دیتے۔ خاص مہمانوں کی مہمانی خود بنفس نفیس انجام دیتے۔

خطبات سیرت (از ڈاکٹر حافظ قاری فیوض الرحمٰن)